ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

ملٹی نیشنل کمپنیاں اور آزاد تجارت: عالمی تجارتی اداروں کی استحصالی سرگرمیوں کا تنقیدی جائزہ

Multinational Corporations and Free Trade: A Critical Review of the Exploitative Activities of World Trade Organizations

Dr. Muhammad Afzal
Assistant professor Minhaj University Lahore, Pakistan
Huma Bukhari
M.Phil. Scholar, Minhaj University Lahore, Pakistan

Abstract

A multinational company refers to a corporate organization that owns and controls the production of goods or services in at least one country other than its home country. Multinational companies expand their business networks in search of cheap labor, cheap raw materials and markets under the guise of free trade. The share of multinational companies in the total world trade is more than 50 percent which is increasing gradually. These companies have only a two-point agenda, to produce on a large scale and find the best opportunities for consumption of that commodity. Multinational companies have both advantages and disadvantages. Their advantage is that they bring huge investment and resources to local countries. They also introduce new innovations, technologies, and skills. These companies reduce unemployment, increase tax revenue for local governments and focus on local infrastructure. The disadvantage of multinational companies is that it destroys the local industry. These companies make even the people of the most fertile areas suffer from food crises. It buys raw materials at very cheap prices and sells products at very high prices in the name of free trade. Some multinational companies take the joint research of the human race for centuries and establish their monopoly on it by patenting it. Some governments are also powerless in front of the monopolies of these companies, even these companies intervene and make changes in the administrative structures of different countries as desired. These companies are establishing a new neo-demographic system without physically occupying poor countries.

Keywords:multinational companies, free trade, infrastructure, exploitation, investment, monopoly.

بیسویں صدی کے وسط میں وسیع پیمانے پر تجارت کے فروغ کے لیے ملٹی نیشنل اور ٹرانس نیشنل کمپنیوں کا ظہور ہوا۔ یہ کمپنیاں اگرچہ سرمایہ داری کے حامل ممالک میں بڑی دیر سے پنپ رہی تھیں مگر 1960ء کی دہائی میں لوگوں کی توجہ کا مرکز بنیں، 1970ء کی دہائی میں پلی بڑھیں اور اسّی کی دہائی میں نہایت طاقتور ہو گئیں۔ ان کمپنیوں کی اجارہ داریوں اور طاقت کے سامنے دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں بے اختیار ہیں۔ یہ دراصل غریب ممالک پر طبعی قبضہ کیے بغیر ایک نیا معنوی نو آبادیاتی نظام ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کا صرف دو نکاتی ایجنڈہ ہے اور وہ یہ کہ وسیع پیمانے پر پیداوار کی جائے اور وسیع پیمانے پر ہی اس کی کھپت کے لیے ماحول ساز گار بنایا جائے۔ ذیل میں ملٹی نیشنل کمپنیوں (MNCs) کی حقیقت، وظائف اور نتائج و عواقب کے بارے میں تحریر کیا جاتا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

ملٹی نیشنل کمپنی(MNC)کی تعریف

1۔ یونی ورسٹی آف ایتھنز(University of Athens)کے پروفیسر کرسٹوس پیٹلز(Christos Pitelis) ملٹی نیشنل کمپنی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

A multinational corporation (MNC) or worldwide enterprise is a corporate organization that owns or controls production of goods or services in at least one country other than its home country.(1)

"ملٹی نیشنل کارپوریشن (MNC) یا بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والی انٹرپرائزسے مراد ایک ایسی کارپوریٹ تنظیم ہے جو اپنے آبائی ملک کے علاوہ کم از کم ایک اور ملک میں سامان یا خدمات کی پیداوار کا بطور مالک کنٹرول رکھتی ہو۔"

2۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تعریف Oxford Illustrated Encyclopedia میں یوں کی گئی ہے۔

"یہ وہ فرم ہوتی ہے جو کہ ایک یا ایک سے زائد ملکوں میں اشیا کو فروخت اور خدمات کو مہیا کرتی ہے۔ ایسی فرموں کو ٹرانس نیشنل بھی کہا جاتا ہے"(2)

3۔ انسائیکلوپیڈیا امریکانا(Encyclopedia Americana)میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کی وضاحت کچھ اس طرح ہے۔

"ملٹی نیشنل کارپوریشن ایک بڑی کمپنی ہوتی ہے جو کہ پلانٹ اور دوسری سرمایہ کاری ایک سے زیادہ ملکوں میں رکھتی ہے۔ اسکو انٹر نیشنل کارپوریشن یا ٹرانس نیشنل کارپوریشن بھی کہا جاتا ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں خاص طور پر ترقی پذیر ممالک(3) میں منافع بخش منڈی کے عوض ٹیکنالوجی، مالیاتی سرمایہ اور مارکیٹنگ کی مہارتیں مہیا کرتی ہیں"۔(4)

انہیں ملٹی نیشنل کمپنی کے علاوہ ملٹی نیشنل کارپوریشن(multinational enterprise-MNE)، انٹر نیشنل کارپوریشن(International Corporation)، ٹرانس نیشنل کارپوریشن(transnational corporation-(TNC)، ٹرانس نیشنل انٹر پرائز (transnational enterprise-TNE) اور سٹیٹلیس کارپوریشن (Stateless Corporation) بھی کہتے ہیں۔ ان تفصیلات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی کمپنی کے ملٹی نیشنل ہونے کے لیے اس میں دو

---

(1) Pitelis, Christos; Roger Sugden, The nature of the transnational firm. Routledge, Psychology Press, 2000, P.72.(*Retrieved Feb 29, 2020, 01:00am from https://en.wikipedia.org/wiki/Multinational_corporation.)*

(2) Oxford Illustrated Encyclopedia, Oxford University Press, 1995, VOL.7, P.209.

(3) ترقی پذیر ممالک کے علاوہ بڑے بڑے ترقی یافتہ ممالک بھی ملٹی نیشنل کمپنیوں کی سرمایہ کاری لیتے ہیں۔

(4 Encyclopidea of Americana by Francis Lieber, Publisher: Grolier Educational; Intl edition (2002), Vol, xix, P. 613.

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ ایک ان کا بہت بڑا ہونا اور دوسرا کوئی مرکزی کمپنی ہو جو ان کی دنیا بھر کی سرگرمیوں کو کنٹرول کرے۔

ملٹی نیشنل کمپنیوں کا اِرتقا

وسیع البنیاد تجارت کے لیے اگرچہ باقاعدہ طور پر ملٹی نیشنل کمپنیوں کا آغاز بیسویں صدی میں ہوا مگر اس سے قبل ان کی داغ بیل پڑ چکی تھی۔ World Game Institute کے بانی Medard Gabel اس حوالے سے لکھتے ہیں:

One of the first multinational business organizations, the East India Company, was established in 1601. After the East India Company, came the Dutch East India Company, founded March 20, 1603, which would become the largest company in the world for nearly 200 years.(1)

"ملٹی نیشنل بزنس آرگنائزیشن میں سب سے پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی 1601ء میں قائم کی گئی تھی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے بعد 20 مارچ 1603ء کو ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی وجود میں آئی، جو تقریباً 200 سال تک دنیا کی سب سے بڑی کمپنی بنی رہی۔"

امریکی ماہر عمرانیات جیفری چارلس الیگزنڈر (Jeffrey Charles Alexander) ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تاریخ کو نو آبادیات (colonialism) سے جوڑتے ہوئے لکھتا ہے:

The history of multinational corporations is closely intertwined with the history of colonialism, the first multinational corporations being founded to undertake colonial expeditions at the behest of their European monarchical patrons.(2)

"ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کی تاریخ نو آبادیات کی تاریخ کے ساتھ گہری جڑی ہوئی ہے، پہلی کثیر القومی کارپوریشن اپنے یورپی بادشاہوں کی سرپرستی میں نو آبادیاتی مہم چلانے کے لیے قائم کی گئی تھا۔"

عالمی تجارتی کمپنیوں کے آغاز کے بارے میں سید عظیم لکھتے ہیں:

"جب تجارت بڑھی اور سرمائے کی ضرورت پڑی تو مختلف تاجروں نے مل کر کاروبار شروع کر دیا۔ یہ کمپنیاں بالخصوص سولہویں اور سترھویں صدی میں بنیں۔ پہلی انگریزی جوائنٹ سٹاک کمپنی میں دو سو چالیس حصہ داروں نے سرمایہ لگایا۔ ہر حصے دار نے پچیس پاؤنڈ ادا کیے۔"(3)

---

(1) An Atlas of The Multinational Corporation, Medard Gabel & Henry Bruner, New York: The New Press, 2004.(*Retrieved Feb 29, 2020, 10:25pm from* https://web.archive.org/web/)

(2) Jeffrey, Alex, and Joe Painter. "Imperialism and Post colonialism." Political Geography: An Introduction to Space and Power. London: SAGE, 2009. P. 174-75.

(3) سید عظیم، تجارتی لوٹ مار کی تاریخ اور نام نہاد آزاد منڈی کی معیشت، لاہور: دار الشعور، 2006ء، ص:125۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

یہ کمپنیاں دوسری عالمی جنگ کے بعد حیرت انگیز حد تک پھیل گئیں۔ ان میں زیادہ تر کمپنیوں نے دوسری کمپنیوں سے مقابلہ کرنے کے لیے اور غریب ملکوں کی سستی محنت اور خام مال کے لیے دوسرے ملکوں میں پلانٹ لگائے۔ نو آبادیاتی دور میں بھی سرمایہ کا خاطر خواہ حصہ کثیر القومی کمپنیوں کی صورت میں سرحدوں کے آر پار متحرک تھا۔ یہ سرمایہ معدنیات کے نکالنے، پلانٹیشن (یعنی خام مال کپاس چینی وغیرہ کے کاشت کے لیے) اور تیل کے لیے جاتا تھا۔ اگرچہ خال خال ملکوں کا باہم کاروباری اِدغام (Business integration) بھی دیکھنے کو ملتا ہے مگر دوسری جنگ عظیم کے بعد بالعموم اور 60 کی دہائی میں بالخصوص ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا۔

ملٹی نیشنل کمپنیوں کا فنکشن

ملٹی نیشنل کمپنیاں پورے گلوب پر کیسے کام کرتی ہیں؟۔ یہ کمپنیاں در اصل نفع کے حصول کے لیے سستی محنت، سستا خام مال اور منڈی کی تلاش میں ساری دنیا میں اپنا کاروباری نیٹ ورک وسیع کر لیتی ہیں۔ بعض اوقات یہ کمپنیاں اپنی مصنوعات صرف کسی ایک ملک میں تیار کرتی ہیں اور دنیا کے دیگر ممالک میں فروخت کرتی ہیں اور کبھی مال کو تیار کرنے کے لیے مختلف ممالک میں پلانٹس لگاتی ہیں تاکہ سفری اخراجات اور دیگر محصولات سے بچا جا سکے۔ اس عمل کو گلوبل انٹیگریشن (Global Integration) کہا جاتا ہے جو کہ بہت سے ملکوں کو معاشی فائدے دیتا ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں اور ان کے تحت غیر ملکی سرمایہ کاری در اصل کوئی غیر لچک دار اور ناک کی سیدھ میں چلنے والی چیزیں نہیں ہیں اور نہ ہی وہ ایک خاص سٹرٹیجی کو طے کر کے بیٹھی ہیں۔ یہ کمپنیاں دراصل لچک دار مگر نہایت فعال اور خود مختار معاشی اکائیوں کی شکل میں جڑی (linked) ہوئی ہیں اور کسی بھی کامیاب ملٹی نیشنل کمپنی کی لچک ہی اس کے کامیاب آپریشن کی ضامن ہوتی ہے۔

ترقی یافتہ ممالک اور ان کی چند ملٹی نیشنل کمپنیاں

دنیا کی مجموعی تجارت میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کا حصہ 50 فی صد سے زیادہ ہے جو کہ بتدریج بڑھ رہا ہے۔ دنیا کی 500 بڑی ملٹی نیشنل کمپنیوں میں سے آدھی سے زیادہ یورپ اور امریکہ میں ہیں۔ اعظم احمد دنیا کی چند بڑی ملٹی نیشنل کمپنیوں اور ان کی سالانہ آمدنی یوں درج کرتے ہیں۔

(1) وال مارٹ (امریکہ)	سالانہ آمدنی 65.485 ارب ڈالر
(2) سنوپیک (چین)	سالانہ آمدنی 31.433 ارب ڈالر
(3) رائل ڈچ شیل (ہالینڈ)	سالانہ آمدنی 63.385 ارب ڈالر
(4) پیٹروچائنا (چین)	سالانہ آمدنی 85.367 ارب ڈالر
(5) ایگزون موبل (امریکہ)	سالانہ آمدنی 85.464 ارب ڈالر
(6) بی۔ پی (انگلینڈ)	سالانہ آمدنی 61.334 ارب ڈالر
(7) ٹیوٹا موٹرز (جاپان)	سالانہ آمدنی 95.248 ارب ڈالر

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

(8) فاکس ویگن (جرمنی)　　　سالانہ آمدنی 81.244 ارب ڈالر

(9) گلینس کور (سوئٹز لینڈ) سالانہ آمدنی 22.209 ارب ڈالر

(10) ٹوٹل (فرانس)　　　سالانہ آمدنی 16.194 ارب ڈالر (1)

ان کے علاوہ امریکہ کی فورڈ موٹرز (Ford Motors)، جنرل موٹرز (General Motors)، جنرل الیکٹرک (General electric)، زیروکس (Xerox) اور آئی بی ایم (IBM)، برطانیہ کی برٹش پٹرولیم (British Petroleum) اور یونی لیور (Unilever)، سویٹزرلینڈ کی نیسلے (Nestle) اور ایشین براؤن بوری (Asian Brown Boveri)، نیدرلینڈ کی فلپس الیکٹرونکس (Philips Electronics)، جرمنی کی سیمینز (Siemens) اور سینڈوز (Sandoz)، جاپان کی متسوبشی (Mitsubishi) اور توشیبا (Toshiba) بھی معروف ملٹی نیشنل کمپنیاں ہیں۔

کثیر القومی کمپنیوں کے فوائد

تجارت اور اقتصادی امور پر نظر رکھنے والے محققین کثیر القومی کمپنیوں کے فوائد و نقصانات پر گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ اعظم احمد ملٹی نیشنل کمپنیوں کے بعض فوائد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "ملٹی نیشنل کمپنیاں مقامی ممالک میں بھاری سرمایہ کاری اور وسائل لاتی ہیں جس سے وہاں کی معیشت کو سنبھالا ملتا ہے۔ یہ کمپنیاں نئی ایجادات، نئی ٹیکنالوجی اور مہارت متعارف کراتی ہیں۔ مقامی انسانی وسائل کو ترقی دے کر بے روزگاری میں کمی لاتی ہیں۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں مقامی حکومتوں کو ٹیکس کی مد میں بڑی رقوم دیتی ہیں جس سے حکومتوں کے ریونیو میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ کمپنیاں کام کرنے کا پیشہ ورانہ ماحول فراہم کرتی ہیں جس سے اداروں میں ایک صحتمند مسابقتی ماحول پیدا ہوتا ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں جن علاقوں میں اپنے پیداواری یونٹ لگاتی ہیں وہاں پر انفراسٹرکچر کا انتظام بھی کرتی ہیں۔ وہاں پر بجلی گیس اور سڑک جیسی سہولتیں مہیا ہو جاتی ہیں جس سے علاقے کے لوگوں کی زندگی میں مثبت تبدیلی آتی ہے۔" (2)

لاہور چیمبر آف کامرس کے صدر اعجاز اے ممتاز نے "معاشی ترقی میں ملٹی نیشنلز کا کردار" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے ان کے فوائد کو یوں بیان کیا:

> "ملٹی نیشنل کمپنیاں کسی بھی ملک کی معاشی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں کیونکہ وہ نہ صرف ملک میں انتہائی قیمتی غیر ملکی سرمایہ کاری لے کر آتی اور مقامی لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرتی ہیں بلکہ دنیا کو پیغام بھی دیتی ہیں کہ یہ ملک سرمایہ کاری کے لیے ایک بہترین جگہ ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی وجہ سے ملک اور صارفین دونوں ہی کو فائدہ ہوتا

(1) برانڈز اور ملٹی نیشنل کمپنیاں Retrieved Feb 29, 2020, 10:15pm from http://daanish.pk/9364.

(2) برانڈز اور ملٹی نیشنل کمپنیاں Retrieved Feb 29, 2020, 10:15pm from http://daanish.pk/9364.

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

ہے، جہاں صارفین کو بہترین معیاری مصنوعات میسر آتی ہیں وہاں ملک کو محاصل کی مد میں بھاری فائدہ ہوتا ہے۔ بڑے کاروباری گروپس ملٹی نیشنل کمپنیوں کے تجربے سے بھرپور فائدہ اٹھاکر ترقی کے نئے راستے تلاش کرسکتے ہیں۔"(1)

ملٹی نیشنل کمپنیوں کے نقصانات

ملٹی نیشنل کمپنیوں کے فوائد کے ساتھ ساتھ مختلف النوع نقصانات بھی ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1۔ مقامی کمپنیوں کے لیے مضرت رساں

ملٹی نیشنل کمپنیاں مقامی کمپنیوں کے لیے نہایت نقصان دہ ہیں۔ اعظم احمد ملٹی نیشنل کمپنیوں کے نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ملٹی نیشنل کمپنیاں مقامی کمپنیوں کے لیے زہر قاتل بن جاتی ہیں۔ یہ یا تو ان کو خرید کہ خود میں ضم کرلیتی ہیں یا پھر ان کا کاروبار ٹھپ کرنے کیلیے اپنی مصنوعات کی قیمتیں اتنی کم کر دیتی ہیں کہ مقامی کمپنیوں کا کام بند ہو جاتا ہے۔ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے یہ کمپنیاں اپنی لابیاں بناتی ہیں۔ اس حوالے سے میڈیا ان کا سب سے اہم ہتھیار ہے۔ میڈیا کے ذریعے یہ ایک عام اور غیر ضروری چیز کو بھی اتنا پرکشش بنا کر پیش کرتی ہیں کہ وہ چیز لوگوں کے ذہن پر سوار ہو جاتی ہے اور وہ اس کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ملٹی نیشنل کمپنیاں اگرچہ آغاز میں تو سرمایہ لاتی ہیں لیکن ایک بار جب ان کا کاروبار جم جاتا ہے تو پھر ہر سال اربوں روپے کما کر اپنے اصل ممالک کو بھیجتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے منافع کی شرح بھی بہت زیادہ ہوتی ہے"(2)

2۔ مغربی لائف سٹائل کا فروغ

یہ کمپنیاں ایک نئی قسم کے طرز حیات کو جنم دے رہی ہیں۔ یہ لائف سٹائل فضول خرچی بے عملی اور سستی کو فروغ دے رہاہے۔ ہماری وہ خواتین جو موسم کے اعتبار سے نت نئی چیزیں گھر پر ہی تیار کرتی تھیں اب ہر چیز ریڈی میٹ استعمال کر رہی ہیں۔ اس کا سارا فائدہ ترقی یافتہ ممالک کی کمپنیوں کو ہو رہاہے۔ اس طرز عمل سے اخراجات اور گھریلو بجٹ کئی گنا بڑھ گیاہے۔ اس کے علاوہ کثرت سے فیکٹریاں لگنے کی وجہ سے آلودگی کی صورت میں جو ماحولیاتی نقصان ہوتا ہے وہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی غیر متوازن سرمایہ کاری سے مقامی صنعت تباہ ہو جاتی ہے۔ یورپ اور امریکہ کی متروک ٹیکنالوجی بھاری قیمت پر غریب ملکوں کے سروں پر مسلط کردی جاتی ہے۔

---

(1)روزنامہ پاکستان، لاہور، 28اگست 2015ء۔

(2) برانڈز اور ملٹی نیشنل کمپنیاں. Retrieved Feb 29, 2020, 10:15pm from http://daanish.pk/9364.

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

3۔ مسلم دنیا کا معاشی استحصال

ملٹی نیشنل کمپنیوں اور عالمی مالیاتی اداروں کے طرف سے ترقی پذیر ممالک خصوصاً مسلم دنیا کے معاشی استحصال کا ذکر کرتے ہوئے عبد الشکور چوہدری لکھتے ہیں:

"عالم اسلام کی معاشی بد حالی کی اصل وجہ یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ نے بین الاقوامی مالیاتی اداروں یعنی آئی ایم ایف، ورلڈ بنک، ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے ایسے جال بچھائے ہیں کہ مسلم ممالک کو کنگال کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ ادارے اور ملٹی نیشنل کمپنیاں غیر محسوس طریقے سے مسلم ممالک کا خون چوس رہے ہیں۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں نے دنیا کو بالعموم اور عالم اسلام کا بالخصوص اقتصادی طور پر اپنا یرغمال بنا رکھا ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں اس طرح غیر محسوسانہ طریقے سے استحصال کر رہی ہیں اور اتنی طاقتور ہیں کہ حکومتیں بھی ان کے سامنے بے بس ہو گئی ہیں۔ انگریزوں نے مسلم ہندوستان کو اقتصادیات ہی کے ذریعے یرغمال بنایا تھا۔ آج بھی اسلامی دنیا انہیں اقتصادی اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی پالیسیوں ہی کی وجہ سے مغلوب ہو رہی ہیں۔"(1)

4۔ طبقاتی تقسیم کو فروغ

ملٹی نیشنل کمپنیوں کی مصنوعات نہایت مہنگی ہونے کی وجہ سے خوشحال طبقہ یہ اشیا خرید کر ملٹی نیشنل کمپنیوں کو خوب منافع دے رہا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس کرۂ ارض پر محض چندفی صد ذہین، امیر اور خوشحال لوگوں کو ہی رہنے کا حق ہے۔ اشیا کی قیمتوں کا تعین چند فیصد بالائی اور اپر مڈل کلاس کی قوت خرید کو سامنے رکھ کر کیا جارہا ہے جب کہ لوئر مڈل طبقے اور غریب عوام کو نہایت بے دردی سے نظر انداز کیا جارہا ہے۔ یہ دراصل انسان کے حیوانی سطح کے شعور کی یادگار ہے جس کو آج کی آزاد منڈی کی معیشت کے دانشور اور فلسفی نہایت خوبصورت اور پرکشش انداز میں بیان کرتے ہیں۔ مسلم دنیا کے لیے ملٹی نیشنل کمپنیوں کا ایک تاریک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ کمپنیاں مسلم ممالک کے عوام کا خون نچوڑ کر انہیں معاشی و اقتصادی طور پر مفلوج کر رہی ہیں۔

ان کمپنیوں کے استحصال کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ یہ کمپنیاں اپنی تمام شاہ خرچیاں انہیں ممالک سے پورا کرتی ہیں۔ مسعود مفتی صرف ایک مثال دیتا ہے کہ:

"جاپان ہر سال 35 ارب ڈالر ملٹی نیشنل کمپنیوں کے مہمانوں پر خرچ کرتا ہے جو کہ دنیا کے صحت کے کل بجٹ کی ایک چوتھائی رقم ہے۔"(2)

(1) عبد الشکور چوہدری، عالم اسلام کا معاشی بحران اور اس کا حل (مقالہ پی ایچ ڈی)، نیشنل یونی ورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد، 2007ء، ص:425۔

(2) مسعود مفتی، ملٹی نیشنل کمپنیوں کی اسلام دشمنی، لاہور، پاکستان: علم و عرفان پبلشرز، ۲۰۰۳ء، ص:۲۲۔

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

5۔ کمپنیوں کی مجنونانہ نفع اندوزی

ملٹی نیشنل کمپنیاں ایک بے لگام گھوڑے کی طرح آزاد تجارت کی وسیع شاہراہ پر سرپٹ دوڑے جا رہی ہیں۔ ان کا اولیں مقصد صرف منافع کمانا ہے۔ ڈاکٹر مبشر حسن ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کی اس مجنونانہ نفع اندوزی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کے کام کرنے کی اقدار میں انسانیت، مساوات، عدل، انصاف، رحم جیسی اقدار کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ ان کو کسی علاقے کی غربت دور کرنے سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ ان کو غیر شفا والی دوا بیچنے میں کوئی عار نہیں ہے۔ ملکوں کے درمیان جنگ کرانے سے اگر ان کے منافع زیادہ ہوں تو یہ ضرور اپنے ملکوں کی حکومتوں کو آمادہ بہ جنگ کر ہی لیں گے۔ اشتہار بازی کے ذریعہ لوگوں میں نئی نئی ضروریات زندگی میں اضافہ کرنا ان کارپوریشنوں کا پیدائشی حق ہے۔ چیزیں بنائیں بیچیں، ماحول کو گندا کریں، معدنی ذخیروں کو ضائع کریں۔ پوری دنیا کے جنگلات تباہ کریں ان کے لیے جائز کارروائی ہے کیوں کہ ایسا کرنے سے وہ نفع کماتے ہیں۔(1)

6۔ غذائی بحران کا سبب

ملٹی نیشنل کمپنیاں کسی بھی علاقے پر اپنا تسلط جمانے کے لیے تدریجاً آگے بڑھتی ہیں۔ یہ کس طرح زرخیز ترین علاقوں کے لوگوں کو بھی خوراک کے بحران میں مبتلا کر دیتی ہیں، اس حوالے سے سید عظیم لکھتے ہیں:

''ملٹی نیشنل کمپنیوں کے سر گلوبلائزیشن کا جو سہرا باندھا جا رہا ہے، وہ غلط ہے۔ دنیا پہلے بھی اس میں جڑی ہوئی تھی اور ان کی معیشتیں ایک دوسرے پر انحصار کرتی تھیں اور وہ اصل فطری انحصار تھا جس میں مختلف علاقوں کے قدرتی وسائل اور موسموں کے فرق کی وجہ سے پیداوار کا تبادلہ کیا جاتا تھا۔ اس کے برعکس آج دنیا کی معیشتوں کا انحصار غیر فطری اور خود ساختہ طور پر سامراج کا مسلط کردہ ہے۔ مثلاً خوراک پیدا کرنے والے علاقوں کو ملٹی نیشنل کمپنیاں اور ان کے حلیف مالیاتی ادارے مجبور کرتے ہیں کہ وہ نقد آور فصلیں کاشت کریں اور کسانوں کو سب سڈی وغیرہ نہ دیں تاکہ ان کے کارخانوں کو کپاس جیسا خام مال ملتا رہے۔ اس کے برعکس اپنے کسانوں کو وہ سبسڈی دے کر بہت زیادہ خوراک پیدا کرواتے ہیں اور زرخیز ترین علاقوں کی عوام کو بھی اپنی پالیسیوں سے خوراک کے بحرانوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔''(2)

7۔ خام مال سستا خرید کر مصنوعات مہنگی بیچنا

آزاد تجارت کے نام پر سامراجی ممالک کا سب سے بڑا استحصالی رویہ یہ ہے کہ ان کی ملٹی نیشنل کمپنیاں پس ماندہ ممالک سے خام مال نہایت سستے داموں خرید کر مصنوعات نہایت مہنگے داموں فروخت کرتے ہیں۔ آج تیسری دنیا کے ممالک کو آزاد معیشت کے نام پر ایسے نظام میں جکڑ لیا گیا ہے کہ اب وہ چند سرمایہ دار سامراجی ممالک اور ان کی دیو قامت ملٹی نیشنل کمپنیوں کے

(1) سید عظیم، ملٹی نیشنل کمپنیاں (مقالہ: ڈاکٹر مبشر حسن)، لاہور، پاکستان: دار الشعور، 2010ء، ص:16۔

(2) سید عظیم، ملٹی نیشنل کمپنیاں، ص:293۔

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

رحم و کرم پر ہیں۔ عالمی طاقتوں نے تجارت کے ایسے قواعد و ضوابط وضع کیے ہیں کہ آج کی عالمی تجارت سے فوائد و ثمرات کا سارا بہاؤ ترقی یافتہ ممالک کی طرف ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کے مقابل مقامی صنعت اور تجارت کا آزادنہ مقابلہ بھیڑیے اور بھیڑ کے درمیان آزاد مقابلے کے مترادف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب غریب ممالک آزاد تجارت میں MNCs کو محض خام مال ہی مہیا کر سکتے ہیں۔

تیسری دنیا کے خام مال کی منڈی یورپ، امریکہ اور جاپان ہیں۔ ان ممالک پر چند ملٹی نیشنل کمپنیوں کا قبضہ ہے۔ دوسری طرف حال یہ ہے کہ خام مال بیچنے والے زیادہ اور خریدنے والے کم ہیں۔ اس صورت حال کو معیشت میں Monopsony(1) کہتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ملٹی نیشنل کمپنیاں انہیں کم قیمت دیتی ہیں۔

8۔ غریب ممالک کے داخلی امور میں مداخلت

ترقی پذیر ملکوں کے حکمران اپنی حکومتیں بچانے کے لیے ہر روز کسی نہ کسی کارپوریشن کا دباؤ قبول کرتے رہتے ہیں۔ صورت بہ ایں جا رسید کہ اب غریب ملکوں کو یہ حق بھی نہیں ہے کہ وہ اپنی بجلی اور گیس کی قیمت خود مقرر کر سکیں۔ وہ اپنے مزدور کی اجرت اور کسان کی پیدا کردہ گندم، چاول کی قیمت مقرر کر سکیں۔ ان کمپنیوں نے انہیں اس حد تک بے بس کر دیا ہے کہ اب ان کے پاس یہ اختیار بھی نہیں ہے کہ اپنے ملک میں سستے داموں ڈیزل، کیمیائی کھاد اور جرم کش ادویات مہیا کر سکیں۔ ڈاکٹر مبشر حسن ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کی اس دخل اندازی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کی طرف سے پوری دنیا کی قومی حکومتوں پر سخت دباؤ ہے کہ وہ اپنی منڈیاں ان کے مال کے لیے کھول دیں یعنی کسٹم ڈیوٹیاں کم کریں۔ ملکی صنعتوں کو حکومتی رعایات نہ دیں۔ زراعت کو حکومتیں رعایات نہ دیں۔ ملکی کرنسی کو باہر جانے سے نہ روکیں تاکہ ملکی سرمایہ دار بھی اپنا پیسہ باہر کے بینکوں میں جمع کریں۔ ان کے بینکوں سے کارپوریشنیں قرض لیں اور پھر غریب ملکوں میں وہ سرمایہ کاری کریں۔"(2)

ملٹی نیشنل کمپنیوں نے کس طرح سرمائے کا تخریبی استعمال کیا، ڈاکٹر مبشر حسن اس بارے میں لکھتے ہیں:

> "ملٹی نیشنل کارپوریشنوں نے صنعتی پیداوار کے علاوہ زرعی پیداوار، مواصلات اور ٹی وی کارپوریشنیں بھی ملٹی نیشنل کر لیں اور پوری دنیا امیر ملکوں کی کارپوریشنوں کے پراپیگنڈے کی شکار ہوگئی۔ پراپیگنڈا کے ذریعہ یعنی پیسہ کے ذریعے نظریات اور شخصیات کے اچھے یا برے اور مضبوط یا کمزور ہونے کے فیصلے ہونے لگے۔ الیکشنوں کے نتائج کا فیصلہ پیسہ کی

---

(1) A monopsony is a market structure in which a single buyer substantially controls the market as the major purchaser of goods and services offered by many would-be sellers. *(Wikipedia Retrieved March 02, 2020, 01:00am from https://en.wikipedia.org/wiki/Monopsony)*

(2) سید عظیم، ملٹی نیشنل کمپنیاں (مقالہ: ڈاکٹر مبشر حسن، ص:18۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

فراوانی اور ٹی وی، اخبارات اور ریڈیو کے کنٹرول پر ہونے لگا یعنی ملٹی نیشنل کارپوریشن کے بس میں ہو گیا کہ وہ اپنے زیادہ مفاد کے شخص کو صدر یا وزیر اعظم منتخب کرائیں۔ سرمایہ داری نظام یا ملٹی نیشنل نظام کے خلاف سیاست دانوں کے آگے آنے کا سوال تو ختم ہی ہو گیا۔"(1)

مختلف ممالک کے انتظامی ڈھانچوں میں ملٹی نیشنل کمپنیاں کیسے مداخلت کرتی ہیں اور تجارتی معاہدات کو اپنے حق میں کرنے کے لیے یہ کمپنیاں کس طرح بالواسطہ ہتھکنڈے استعمال کرتی ہیں اس حوالے سے سید عظیم لکھتے ہیں:

1۔ تمام سامراجی ممالک میں تمام رسمی تجاویز کی کمیٹیوں میں ٹرانس نیشنل کمپنیوں نے اپنا چینل بنا رکھا ہے جہاں سے وہ پالیسی سازوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ چینلز امریکہ اور جاپان میں بڑے واضح اور مؤثر ہیں جبکہ یورپی یونین میں ذرا کم طاقتور اور ارتقاء پذیر ہیں۔

2۔ سیاستدان اکثر ٹرانس نیشنل کمپنیوں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور ایڈوائزری کمیٹیوں میں ہوتے ہیں۔

3۔ TNCs اکثر سیاستدانوں اور سیاسی پارٹیوں کو فنڈز دیتی ہیں۔

4۔ بعض چھوٹے ملکوں میں TNCs اتنی طاقتور ہوتی ہیں کہ وہاں کے حکمرانوں کو پورا پورا استعمال کر لیتی ہیں۔(2)

کثیر الملکی کمپنیوں کا پاکستان میں اثر و نفوذ

کثیر الملکی کمپنیاں جس طرح پاکستان میں تجارت و اقتصاد اور صنعت و زراعت کے شعبوں میں ملکی معیشت پر بتدریج قبضہ کر رہی ہیں، اس سے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ملٹی نیشنل کمپنیوں کو آگے بڑھتے چلے جانے کا گرین سگنل دے دیا گیا ہے۔ مولانا زاہد الراشدی ملٹی نیشنل کمپنیوں کی اس استعماری ذہنیت کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی نے تجارت اور محصولات کے نظام میں شرکت کے ذریعہ کنٹرول حاصل کیا تھا اور فلسطین میں یہودیوں نے زمینوں کی وسیع پیمانے پر خریداری کے ذریعے سے قبضے کی راہ ہموار کی تھی۔ اس پس منظر میں یوں محسوس ہو رہا ہے کہ ملٹی نیشنل کمپنیاں ایک طرف پاکستان کی صنعت و تجارت پر کنٹرول حاصل کر کے قومی معیشت کو بین الاقوامیت کے جال میں مکمل طور پر جکڑنے کی تگ و دو میں مصروف ہیں اور دوسری طرف "کارپوریٹ ایگریکلچرل فارمنگ" (corporate agriculture farming) کے نام پر پاکستان کی زمینوں کی وسیع پیمانے پر خریداری کر کے اس ملک کے باشندوں کو اپنی زمینوں کی ملکیت کے حق سے بھی محروم کر دینا چاہتی ہیں۔"(3)

---

(1) ایضاً، ص:16۔

(2) ایضاً، ص:176۔

(3) الشریعہ (ماہنامہ) زاہد الراشدی، مولانا، دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا، گوجرانوالہ، پاکستان: ستمبر ۲۰۰۱ء۔

ملٹی نیشنل کمپنیوں کو ریاستی پشت پناہی

عالمی منڈیوں میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کا سخت مقابلہ اِن کی ریاستوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنی اپنی ملٹی نیشنل کمپنیوں کی پشت پناہی کریں۔ اس پشت پناہی کی شکل یہ بھی ہوتی ہے کہ اگر دو ملکوں کی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے درمیان مشترکہ منصوبہ (joint venture) ہے تو دونوں کی ریاستیں بھی تیسرے ملک کے خلاف مشترکہ کاروائی کر سکتی ہیں۔ اس کی ایک مثال عراق کے خلاف امریکہ اور برطانیہ کی مشترکہ کاروائی ہے کہ دونوں نے اپنی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے تحفظ کے لیے پورے خلیج فارس (Persian Gulf) کے امن وامان کو داؤ پر لگا دیا۔

امریکہ کے سابق صدر جارج بش سینئر 28 جنوری 1992ء کو اپنے سٹیٹ آف یونین پیغام میں امریکہ کے معاشی منصوبوں اور نئے عالمی نظام (new world order) کے خطوط پر روشنی ڈالی۔ جس سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ عالمی طاقتیں کس طرح اپنی ملٹی نیشنل کمپنیوں کی پشت پناہی کرتی ہیں، وہ اپنے خطاب میں کہتے ہیں:

> "ہم جانتے ہیں کہ امریکہ کے معاشی مستقبل کے لیے منصوبہ بندی جو بھی کی جائے وہ ایسی ہونی چاہیے کہ ہم دنیا کے معاشی قائد برقرار رہیں۔ اب ایسا کرنا ہمارے اختیار میں ہے کہ تمام رکاوٹیں ختم کر دی جائیں۔ ہم ہر جگہ کھلی مارکیٹ (open market) کو فروغ دیں گے"(1)

ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تجارتی اجارہ داریاں

یہ ایک حقیقت ہے کہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کا رویہ پہلے دن سے ہی اجارہ دارانہ رہا ہے۔ باقی رہا خوشنما اور دلکش مارکیٹ کے قوانین تو یہ محض کتابوں کی زینت یا پھر میڈیا میں تحسین و آفریں وصول کرنے کے لیے ہیں۔ ان کمپنیوں کی چند اجارہ داریوں کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

ا۔ ٹیکنالوجی کی اجارہ داری (technological monopoly)

سرمایہ دارانہ نظام کے حامل ممالک ہمیشہ یہ پراپیگنڈہ کرتے رہے ہیں کہ ٹیکنالوجی کی دریافت پر چونکہ ان کے اربوں ڈالر صرف ہوئے ہیں لہذا اس ٹیکنالوجی پر اجارہ داری ان کا حق ہے، جب کہ فطرت کا تقاضا ہے کہ جس طرح ہوا، پانی اور روشنی سب کے لیے یکساں ہے اسی طرح علم و ذہانت بھی تمام انسانیت کی مشترکہ میراث ہو۔ اصل میں جب کوئی شخص نئی شے ایجاد یا دریافت کرتا ہے تو گویا وہ انسانی تہذیب و تمدن کی قصرِ عظمت میں ایک اینٹ کا اضافہ کرتا ہے۔ ہم ہر نئی ایجاد کے مشترکہ وارث اور امین ہیں کہ ہر نئی ایجاد اور اختراع صدیوں کے انسانی علوم سے استفادہ سے معرض وجود میں آتی ہے۔ لیکن کیا عجب تماشہ ہے کہ چند ملٹی نیشنل کمپنیاں نسل انسانی کی مشترکہ میراث کو اٹھا کر پیٹنٹ (Patent) کروالیتی ہیں۔ ہمیں اپنے آباؤ اجداد کے اس علم اور

(1) The NEWS, Jan 28, 1992.

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

ٹیکنالوجی سے استفادہ کے لیے ان کے حضور رائلٹی پیش کرنی پڑتی ہے۔ WTO کی ایک شق TRIPS[1] ہے جو دراصل پوری دنیا کی خوراک پر نئی ٹیکنالوجی کی مدد سے قبضے کا ایک بھیانک منصوبہ ہے۔ سید عظیم لکھتے ہیں کہ 1993ء میں 170 ملکوں نے اکٹھے ہو کر فیصلہ کیا کہ:

> ”قدرتی وسائل انسانوں کا عوامی ورثہ ہیں، ملٹی نیشنل کمپنیاں ان سے دھڑا دھڑ منافع کمانے لگ گئی ہیں اور غریب ملکوں کی غریب عوام کے قدرتی وسائل کو استعمال کر کے ان سے ہی منافع بنایا جا رہا ہے، لہٰذا ایک قانون بنایا گیا جس میں ملکوں کے اپنے وسائل پر ملکیت کے حقوق کو مانا گیا اور مقامی باشندوں کے لیے اپنی اقسام میں سے نئی اقسام نکالنے پر انہی کا حق مانا گیا۔ یہ بھی مانا گیا کہ اگر مقامی باشندوں کا علم یا طریقے ان کی اجازت اور شمولیت کے ساتھ استعمال کئے جائیں تو ان کے فائدے ان کو بھی ملنے چاہئیں۔ یہ معاہدہ CBD یعنی Convention of Biological Diversity کہلاتا ہے۔“[2]

۲۔عالمی مالیاتی منڈی کا کنٹرول (Control of the global financial market)

ملٹی نیشنل کمپنیوں کا انسانیت کے استحصال کے لیے دوسرا بہت بڑا ہتھیار عالمی مالیاتی منڈی کا کنٹرول (Control of the global financial market) ہے۔ پہلے پہل ملکی بچتوں کا بڑا حصہ ملک کے مالیاتی اداروں پر خرچ ہوتا تھا۔ آج اس کی گردش کو ایسے ادارے کنٹرول کرتے ہیں جو کہ عالمی سطح پر آپریٹ کر رہے ہیں۔ سید عظیم اس بارے میں لکھتے ہیں:

> ”آج مالیاتی سرمایہ ملکی سطح پر سٹاک مارکیٹوں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ کاغذوں، فائلوں اور اب تو الیکٹرونکس پلسز (Pulses) کے ذریعے ہی چلا جاتا ہے۔ گویا اس مالیاتی سرمائے کی اجارہ داری یا اجارہ داری میں حصہ داری مستقبل کی ملٹی نیشنل فرم کو کرنا پڑے گی۔ گویا مستقبل میں اس مالیاتی عمل پر اجارہ داری ہی ملٹی نیشنل کمپنیوں اور ریاستوں کے مستقبل کا فیصلہ کرے گی۔“[3]

اسی طرح ترقی پذیر ممالک کے خام مال پر ملٹی نیشنل کمپنیاں اپنا تسلط جما رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے زراعت پر منحصر ان کی صنعت و تجارت مسلسل گھاٹے میں جا رہی ہے۔ ادویات، بیج اور کھادوں کی کمپنیاں تیزی سے اپنے پاؤں مضبوط کر رہی ہیں جس کی

---

(1)The Agreement on Trade-Related Aspects of Intellectual Property Rights (TRIPS) is an international legal agreement between all the member nations of the World Trade Organization.(See TRIPS Art. 1(3), *Retrieved March 01, 2020, 11:00am from https://www.wto.org/english/docs.)*

(2)سید عظیم، ملٹی نیشنل کمپنیاں، ص:228۔

(3)ایضاً، ص:139۔

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

وجہ سے غریب ممالک ایک شدید قسم کے احتیاج میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ عالمی تجارتی اداروں نے تیسری دنیا کو کس طرح مغرب کا دست نگر بنا دیا ہے، اس بارے میں ڈاکٹر عفان سلجوق لکھتے ہیں:

"اس وقت ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے تجارتی مفادات اور معاشی ترجیحات ایک دوسرے سے اس قدر وابستہ اور اقتصادی انحصار ایک دوسرے پر اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ اس توازن کا ہلکا سا ارتعاش بھی پورے نظام کو متاثر کر دیتا ہے۔ عالمی تجارتی اداروں اور بین الاقوامی تحفظات نے تیسری دنیا کو مغرب کا دست نگر اور معاشی طور پر غلام بنا کر رکھ دیا ہے۔"(1)

دیگر ممالک میں سرمایہ کاری کر کے بھرپور فائدہ اٹھانے والوں میں جاپان بھی کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق جاپان کی ملٹی نیشنل کمپنیوں نے پچھلے چند سالوں میں صرف ایشیائی ممالک اربوں ڈالرز کا نفع کمایا ہے۔ ڈاکٹر صادق جلال العظم(2) جاپانی کمپنیوں کے اس پھیلاؤ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"ایشیائی ممالک کے حوالے سے جاپان نے غیر ملکی سرمایہ کاری میں، امریکہ کی جگہ لے لی ہے، حالیہ سالوں میں جاپانی کمپنیوں نے ایشیا میں سب سے زیادہ سرمایہ کاری کر کے امریکہ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔"(3)

اس میں کوئی شک نہیں کہ عالمی تجارت کو براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment) سے فروغ حاصل ہوا ہے، مگر تشویش ناک امر یہ ہے کہ FDI پر کثیر ممالک کی بجائے صرف چند ممالک مثلاً امریکہ، یورپ اور جاپان وغیرہ کی اجارہ داری ہے۔ سرمایہ کاری کے ثمرات و فوائد سے مقامی لوگوں کی بجائے صرف سرمایہ کاروں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے مالکان کو ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ ترقی پذیر ممالک FDI سے بہت کم نفع حاصل ہوتا ہے۔

3۔وسائل اور خام مال پر اجارہ داری

پورے گلوب کے وسائل اور خام مال پر اجارہ داری (Monopoly on resources and raw materials) ملٹی نیشنل کمپنیوں کی اولیں ترجیح ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام نے ان وسائل پر مناپلی کے امکانات کو مزید بڑھا دیا ہے۔ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ جتنے غیر ذمہ دارانہ اور ظالمانہ طریقے سے ان کمپنیوں نے وسائل کی لوٹ کھسوٹ کی ہے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ اگر عالمی طاقتوں نے مختلف طبقات کی ضرورتوں کا خیال نہ کیا اور ان کمپنیوں کا یہ مکروہ دھندا جاری رہا تو زمین کے اس سیارے سے زیادہ اجڑا ہوا کوئی اور سیارہ نظر نہیں آئے گا۔

(1) عفان سلجوق، ڈاکٹر، بین الاقوامی تعلقات اور عالم اسلام، جامعہ این ای ڈی، 1999ء ص:35۔

(2) صادق جلال العظم (1934۔2016ء) شام کی دمشق یونیورسٹی میں جدید یورپی فلسفے اور پرنسٹن یونیورسٹی میں مشرقی علوم کے وزٹنگ پروفیسر تھے۔

(3) صادق جلال العظم، ڈاکٹر (1934۔2016ء)، ماھی العولمہ، ص:157۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

4۔میڈیا اور مواصلات پر اجارہ داری(Media and Communication Monopoly)

عصر حاضر میں عالمی وسائل سے زیادہ سے زیادہ نفع اندوزی کے لیے میڈیا اور وسائل مواصلات پر اجارہ داری(Media and Communication Monopoly)ضروری ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں اس ناگزیر ضرورت سے بے خبر نہیں تھیں لہذا انہوں نے میڈیا اور کمیونیکشن پر پوری توجہ مرکوز کی۔ آج دنیا کے تمام پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر ان کمپنیوں کا کنٹرول ہے۔ آج BBC(1) اور CNN(2) جس رنگ میں چاہتے ہیں دنیا کے تجارتی اور معاشی حالات پیش کرتے ہیں۔ سید عظیم لکھتے ہیں:

"گلوبلائزیشن کے سرمایہ دارانہ تصور کی اپنی سیاست ہے جس کے لیے اس کے پاس میڈیا اور کمیونیکیشن کی مناپلی ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ایڈورٹائزنگ اور پبلسٹی کے شعبوں میں مقابلے بازی اور اجارہ داری کے لیے بھی میڈیا اور کمیونیکیشن کی مناپلی اشد ضروری ہے۔"(3)

5۔ہتھیاروں پر مناپلی(Monopoly on weapons)

وسیع تر تباہی کے ہتھیاروں پر مناپلی بھی انہیں ممالک کی ہے جن کی یہ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہیں۔ ان ممالک نے کمزور ممالک کے استحصال کے لیے عسکری طاقت کو بار بار استعمال کیا ہے۔ لہذا یہ دعوی قطعاً غلط ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام میں عسکری طاقت کو معاشی طاقت سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے۔ امریکی عسکری ادارے ہمیشہ اپنے سرمایہ داروں اور تاجروں کو باور کراتے رہتے ہیں کہ دنیا میں تمہاری معاشی اور تجارتی کامیابی تمہارے فن کی وجہ سے نہیں بلکہ امریکی عسکری اور سیاسی بالادستی کی وجہ سے ہے۔ جس طرح 1945ء کے بعد بھی یورپی طاقتوں نے اپنے آپ کو امریکہ کی نیوکلیئر حفاظتی چھتری(US nuclear umbrella) میں دے دیا تھا اسی طرح مستقبل میں بھی سامراجی طاقتوں کی خواہش ہوگی کہ تباہ کن ہتھیار ان ہی کے قبضے میں رہیں۔

یہاں پر یہ بات بھی ذہن نشیں رکھنے کے قابل ہے کہ ملٹی نیشنل کمپنیاں اگر اپنی اجارہ داری قائم نہ بھی کرسکیں تو کم از کم اولیگوپولی(oligopoly)(4) ضرور بنا لیتی ہیں۔ اولیگوپولی سے مراد یہ ہے کہ چند کمپنیاں کسی خاص علاقے میں آپس میں ہی مقابلہ کرتی ہیں اور کسی اور کو داخل نہیں ہونے دیتیں۔ اس طرح باہمی اتحاد سے وہ کمپنیاں خود ہی قیمتیں طے کرتی ہیں اور یوں اس ملک

---

(1)بی بی سی(British Broadcasting Corporation) برطانیہ کا معروف پبلک سروس براڈکاسٹر ہے جو 1922ء کو لندن میں قائم ہوا۔

(2)سی این این(Cable News Network) ایک امریکی نیوز ٹیلی وژن چینل ہے جو 1980ء میں اٹلانٹا(Atlanta) قائم ہوا۔

(3) سید عظیم، ملٹی نیشنل کمپنیاں، ص:140۔

(4) An oligopoly is a market form wherein a market or industry is dominated by a small number of large sellers. *(Investopedia Retrieved March 01, 2020, 09:25pm from https://www.investopedia.com/terms/o/oligopoly.asp)*

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

کے صارفین چند کمپنیوں کے ہاتھوں یرغمال بن جاتے ہیں۔ سید عظیم آزاد تجارت کے نام پر ملٹی نیشنل کمپنیوں کی لوٹ مار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اگر کوئی شخص آزاد معیشت کی کٹھ پتلی کے پیچھے ڈور ہلانے والی MNCs کو نہیں دیکھ سکتا، تو یہ اس کی کور نظری ہے۔ آزاد معیشت کے نام پر تجارت کو اپنے کنٹرول میں لینے کا عمل ملٹی نیشنل کمپنیوں کا سپانسر ڈ ہی ہے۔ جہاں وہ سرمائے کو کسی ملک میں لانے کی آزادی مانگ رہی ہیں وہاں سرمائے کے فرار کو بھی اپنے کنٹرول میں رکھنا چاہتی ہیں(1)۔ تاکہ جب چاہیں کسی ملک کی معیشت کو منہ کے بل گرا دیں۔“(2)

امریکہ نے کس طرح مشرق وسطی میں بے دریغ اسلحہ فروخت کیا، اس حوالے سے فیض احمد شہابی لکھتے ہیں:

”مشرق وسطیٰ دنیا کا سب سے بڑا اسلحہ اور ہتھیار بازار ہے۔ اسلحے کی اس سب سے بڑی مارکیٹ میں دنیا کا 40 فیصد اسلحہ فروخت ہوتا ہے۔ صرف 1993ء میں یہاں 22 ارب ڈالر کا اسلحہ فروخت ہوا تھا۔ اسی طرح قطر امریکہ کا حلیف ہے جہاں گلف کا سب سے بڑا امریکی اسلحہ ڈپو اور 5 ہزار (5000) امریکی فوجی موجود ہیں“(3)

اکثر ترقی یافتہ ممالک کی تجارت ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ہاتھوں ہوتی ہے۔ امریکہ کی 80 فی صد تجارت ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ہاتھوں میں ہے اور کم و بیش یہی صورت حال یورپ اور دیگر امیر ممالک کی ہے۔ دوسری طرف غیر ملکی سرمایہ کاری کی صورت حال بھی تجارت جیسی ہی ہے یعنی ان کا سرمایہ بھی چند ملکوں تک ہی میں مرکوز ہے۔

ملٹی نیشنل کمپنیوں کی راہ میں حائل رکاوٹیں

ملٹی نیشنل کمپنیاں درج ذیل تجارتی قواعد کو اپنی راہ کی رکاوٹیں سمجھتی ہیں:

1۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی راہ میں سب سے پہلی رکاوٹ ٹیرف (tariff) ہے۔ ٹیرف سے مراد وہ ڈیوٹی ہے جو درآمدات پر دینی پڑتی ہے۔ اس سے نہ صرف مقامی صنعت کو تحفظ ملتا ہے اور زر مبادلہ حاصل ہوتا ہے بلکہ مقامی مصنوعات مقابلہ بھی کر پاتی ہیں۔ مزید بر آں اس سے نہ صرف ملک کا زر مبادلہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی خرد برد بچ جاتا ہے بلکہ درآمدات کی حوصلہ شکنی بھی ہوتی ہے۔

(1) مختلف ممالک میں قائم سٹاک ایکس چینجز نے بھی عالمگیریت کو ابھرنے میں مدد دی۔ کیونکہ اسٹاک ایکس چینجز کی وجہ سے کوئی شخص جہاں جتنا سرمایہ تجارت میں لگا رہا ہے وہ عالمی سطح پر تجارت میں لگ رہا ہے اور MNCs کا مقصد بھی یہی ہے کہ سرمایہ کسی ملک میں محدود نہ رہے بلکہ عالمی سطح پر ہو تاکہ آزادانہ عالمی تجارت کو فروغ مل سکے۔

(2) سید عظیم، ملٹی نیشنل کمپنیاں، ص:162۔

(3) فیض احمد شہابی، مسلم دنیا، لاہور، پاکستان: ادارہ معارف اسلامی، 2004ء، ص:480۔

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

2۔ ان کی راہ میں دوسری بڑی رکاوٹ کوٹا سسٹم (quota system) ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ کسی ملک میں درآمدات کی تحدید کر دی جاتی ہے۔ مثلاً فلاں ملک کی کاروں کا درآمدی کوٹا مخصوص ہے اور اس سے زیادہ درآمد نہیں کی جاسکتیں۔

3۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی راہ میں حائل تیسری اہم رکاوٹ مختلف ممالک کی طرف سے معیار (standard) وغیرہ کا تعین ہے جس سے مال بھیجنے والے ممالک کو خاص معیار کا مال تیار کرنے کے لیے سخت محنت کرنا پڑتی ہے لہذا اس ترقی پذیر ممالک کی طرح تجارتی سرگرمیاں سست روی کا شکار ہو جاتی ہیں۔

4۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کے راستے کی چوتھی رکاوٹ کسی قوم کو غیر ملکی اشیا کے خلاف تیار کرنا ہے۔ اس قومی رویے سے مقامی صنعت کو فروغ حاصل ہو۔ایسی صورت میں ملٹی نیشنل کمپنیاں ترقی پذیر ممالک کا اس طرح مقابلہ کرتی ہیں کہ اپنے مفادات کے موافق ٹیرف اور نان ٹیرف ڈیوٹیاں لگاتی ہیں۔ دوسری طرف ان رکاوٹوں کو ہٹانے کے لیے آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور ڈبلیو ٹی او جیسے عالمی اداروں کو استعمال کرتی ہیں۔

5۔ ان کمپنیوں کی راہ میں سب سڈی (subsidy)(1) کو بھی ایک بہت بڑی رکاوٹ تصور کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ ممالک خود اپنے بعض صنعتی اور زرعی سیکٹرز میں خوب سب سڈی دیتے رہتے ہیں مگر WTO کے ذریعے تیسری دنیا کے غریب ملکوں پر دباؤ ڈالا جاتا ہے سب سڈی چونکہ آزاد تجارتی مقابلے کے منافی ہے لہذا اسے ختم کر دیا جائے۔

اس طرح ملٹی نیشنل کمپنیوں کی راہ میں حائل تمام رکاوٹوں مثلاً ٹیکس، ٹیرف، قیمتوں پر کنٹرول، گرانٹ، سب سڈی، مقامی آبادی کو ہی فروخت کرنے کی پابندی، مقامی وسائل کے استعمال کی پابندی، ٹیکنالوجی کی لازمی منتقلی وغیرہ کو ختم کر دیا گیا۔ یوں غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کا راستہ ہموار ہو گیا۔

خلاصہ کلام

اس تحقیقی مضمون کا ماحصل درج ذیل ہے:

1۔ ایسی بزنس انٹرپرائزز جو کہ مینوفیکچرنگ، سیلز اور سروس سے متعلق بہت سے ملکوں میں شاخیں رکھتی ہیں ملٹی نیشنلز کہلاتی ہیں۔

2۔ اکثر ترقی یافتہ ممالک کی تجارت ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔

3۔ دور جدید کی ملٹی نیشنل کمپنیاں دراصل غریب ممالک پر طبعی قبضہ کیے بغیر ایک نوآبادیاتی نظام ہے۔

4۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کو ملٹی نیشنل کارپوریشن، انٹرنیشنل کارپوریشن، ٹرانس نیشنل کارپوریشن، ٹرانس نیشنل انٹرپرائز اور سٹیٹ لیس کارپوریشن (Stateless Corporation) بھی کہتے ہیں۔

---

(1) اس کا مطلب ہے کہ آپ اپنی صنعت یا زراعت کو بہتر کرنے کے لیے اپنے قومی سرمایہ داروں اور زمینداروں کو سستی بجلی یا بیج وغیرہ دیتے ہیں تاکہ وہ پیداوار کریں اور اس طرح عالمی تجارت میں آپ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

5۔ دنیا کی 500 بڑی ملٹی نیشنل کمپنیوں میں سے آدھی سے زیادہ یورپ اور امریکہ میں ہیں۔

6۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں مقامی ممالک میں نئی ایجادات، نئی ٹیکنالوجی اور مہارت متعارف کروانے کے علاوہ بھاری سرمایہ کاری اور وسائل لاتی ہیں جس سے وہاں کی معیشت کو سنبھالا ملتا ہے۔

7۔ بڑے کاروباری ادارے ملٹی نیشنل کمپنیوں کے تجربے سے بھرپور فائدہ اٹھا کر ترقی کے نئے راستے تلاش کرسکتے ہیں۔

8۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں ایک عام اور غیر ضروری چیز کو بھی اتنا پرکشش بنا کر پیش کرتی ہیں کہ وہ چیز لوگوں کے ذہن پر سوار ہو جاتی ہے اور وہ اس کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔

9۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی غیر متوازن سرمایہ کاری سے مقامی صنعت تباہ ہو جاتی ہے۔

10۔ ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کے کام کرنے کی اقدار میں عموماً انسانیت، مساوات، عدل، انصاف اور رحم جیسی اقدار کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔

11۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں پس ماندہ ممالک سے خام مال نہایت سستے داموں خرید کر مصنوعات نہایت مہنگے داموں فروخت کرتی ہیں۔

12۔ ملٹی نیشنل کارپوریشنیں پوری دنیا کی قومی حکومتوں پر دباؤ ڈالتی ہیں کہ وہ اپنی منڈیاں ان کے مال کے لیے کھول دیں اور کسٹم ڈیوٹیاں کم کر دیں۔

13۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں ملکوں کے انتظامی ڈھانچوں میں مداخلت کر کے اپنے وفادار سیاسی لیڈروں کو منتخب کرواتی ہیں۔

14۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہمیشہ یہ پراپیگنڈہ کرتی ہیں کہ ٹیکنالوجی کی دریافت پر چونکہ ان کے اربوں ڈالر صرف ہوئے ہیں لہذا اس ٹیکنالوجی پر اجارہ داری ان کا حق ہے۔

15۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی راہ میں بڑی بڑی رکاوٹیں ٹیرف (tariff)، کوٹا سسٹم (quota system) اور سب سڈی (subsidy) ہیں۔